۲۳ ربیع الاول شریف ۱۴۴۳ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 21)

مسلمان کے جوٹھے میں شِفا

جوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حکایت 07

ساس بہو کے جھگڑے کا حل 22

تفاسیر کو بے وضو چھونا کیسا؟ 32

لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ 38

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسلمان کے جوٹھے میں شِفا[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانے کے دَوران گفتگو کا موضوع

سُوال: کھانا سبھی گھروں میں پکایا اور کھایا جاتا ہے۔ تین ٹائم دَسترخوان لگتا ہے۔ باہر ہوٹل وغیرہ پر بھی جا کر لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ ہمارے یہاں عموماً کھانے کے دَوران گفتگو کے موضوع بڑے مختلف قسم کے ہوتے ہیں تو آپ راہ نُمائی فرما

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۳ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بمطابق یکم دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطهارة، باب ما یذهب الوضوء من الخطایا، ۳۹/۱، حدیث: ۱۵۳ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

دیجیے کہ کھاتے وقت ہماری گفتگو کا موضوع کیا ہونا چاہیے؟(نگرانِ شُوریٰ نے سری لنکا کے شہر کولمبو میں اِجتماعی مَدَنی مذاکرے میں شِرکت کی اور وہیں سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُوال بھی کیا۔)

جواب: کھانے کے دَوران کوئی ایک موضوع تو مُتَعَیَّن نہیں کیا جا سکتا، بس یہ ذہن میں رہے کہ جو گفتگو میں کرنے لگا ہوں یہ مجھے جنَّت کی طرف بڑھائے گی یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم کی طرف دھکیلے گی؟ کھانے کے عِلاوہ بھی ہر ایک کو اپنی گفتگو کا یہی مِعیار بنانا چاہیے۔ کھانا کھاتے ہوئے گِھن والی باتیں نہیں کرنی چاہئیں مثلاً اگر کسی شخص کو بھوک نہ ہو اور اسے کھانے کے لیے بُلایا جائے تو اب وہ یہ نہ کہے کہ میں زیادہ کھاؤں گا تو اُلٹی ہو جائے گی کیونکہ کھانا کھانے والوں کے سامنے اُلٹی کا نام لینے سے انہیں گِھن آئے گی۔ موشن، قبض اور گیس وغیرہ کے اَلفاظ بولنا بھی مجھے مناسب نہیں لگتا لیکن بعض لوگ بالکل بے تکلف ہو کر بولتے ہیں کہ ”مجھے گیس بہت ہوتا ہے، مجھے موشن لگ گئے ہیں، بَواسیر کا مَرض ہو گیا ہے۔“ ایسی عیب دار بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جھجک محسوس کرنی چاہیے۔ بہرحال کھاتے وقت گِھن اور کراہیت والی باتیں نہ کی جائیں۔ ایسی باتوں سے خود کو روکنا اگرچہ دُشوار ہوتا ہے، اس وقت صبر نہیں ہوتا لیکن رضائے الٰہی کے لیے صبر کریں گے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَجر ملے گا۔ کاش ”پہلے تولو بعد میں بولو“ کا اُصول ہم اپنے اوپر نافذ کرنے میں

www.dawateislami.net

کامیاب ہو جائیں۔

کھانے کو عیب نہ لگائیے

سُوال: کھانے کو عیب لگانا کیسا ہے؟[1]

جواب: کھانے کو عیب نہ لگایا جائے مثلاً تیکھا ہے، نمک زیادہ ہے، کچا رہ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ عیب نہ زبان سے بیان کیے جائیں اور نہ ہی اِشارے میں مثلاً منہ ایسے نہ بگاڑا جائے جس سے کھانے کا تیکھا، پھیکا ہونا ظاہر ہو۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہی تھی کہ کھانا پسند آتا تو تناول فرمالیتے ورنہ ہاتھ روک لیتے۔[2] لہٰذا ہمیں بھی کھانے کو عیب لگانے سے بچنا چاہیے۔ البتہ اگر عیب بیان کرنا ضَرورت کے سبب ہو مثلاً جس نے پکایا اسے سمجھانا یا کہلوانا مقصود ہے تاکہ وہ آئندہ خیال رکھے تو اس نیت سے عیب بتانے میں حَرَج نہیں۔

اناج ضائع ہونے سے بچائیے

سُوال: دُنیا میں اِس وقت ایک بہت بڑا مسئلہ اناج ضائع کرنے کا ہے۔ اناج کو ضائع ہونے سے بچانے میں ہمیں کیا کِردار ادا کرنا چاہیے؟ اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا کولمبو، سری لنکا سے سُوال)

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

جواب: اناج کو ضائع کرنا ایک International Problem (یعنی بینَ الْاَقوامی سطح کا مسئلہ) ہے۔ غریب ممالک میں بھی اناج کو ضائع کرنے کا رُجحان پایا جاتا ہے لیکن امیر ممالک کے مقابلے میں کم۔ اگر غریب بھی اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر بھی عموماً شریعت کا حکم نہیں ہوتا بلکہ پیسے کا نقصان نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی پیسے کا نقصان ہونے کے سبب بھی اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے تو یہ بھی غنیمت ہے، ورنہ امیر ممالک میں تو اناج ضائع کرنے کے قوانین بنے ہوئے ہیں۔

کھانا پھینک دینے کا قانون

ایک بار مجھے کسی ملک میں قانون کا پتا چلا کہ ہوٹل والے قانونی لحاظ سے پابند ہوتے ہیں کہ شام کو بچا ہوا کھانا پھینک دیں مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تَل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، اب شام میں جتنی کچی مچھلیاں فریزر میں بچ گئیں تو انہیں پھینک دینا ضروری ہے۔ اب چاہے وہ ہزار روپے کی ہوں یا لاکھ روپے کی دوسرے دِن نہیں کھلا سکتے۔ یہ سُن کر ہی اپنے بدن میں جھرجھری آ جاتی ہے لیکن وہاں ایسا قانون ہے۔ اب اسی سے اندازہ لگا لیجیے کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دِن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی پھینکنا لازمی ہی ہو گا۔ یوں بہت سا کھانا ضائع کر دیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے

اگر دُنیا میں ہر ایک اپنے آپ کو اس بات کا پابند کرلے کہ میں ایک دانہ بھی Waste (یعنی ضائع) نہیں کروں گا تو شاید دُنیا میں کوئی بھوک سے نہ مَرے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ لوگ بھوک سے مَر رہے ہیں تو یہ بات ختم ہو جائے۔ اس وقت دُنیا میں جن مقامات پر غِذا ہے تو وہاں ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور جن علاقوں میں نہیں ہے تو وہاں لوگ دانے دانے کے لیے تَرس رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں کھانا ضائع کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کھانا ضائع کرنے پر حِساب نہیں عذاب ہے

یاد رَکھیے! اگر ہم کھانا ضائع کریں گے تو اس پر حِساب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ حِساب تو اس حلال مال پر ہے جو ہم نے کھایا، باقی جو ہم نے ضائع کر دیا تو اس پر عذاب ہے مثلاً بچی روٹیاں پھینک دیں، چاول یا سالن بچ گئے تو وہ ڈال دیئے، پتیلا یا دیگ دھوتے وقت بہت سا شوربا دھلنے میں چلا گیا، پلیٹ دھونے میں بہت سارے چاول بہہ گئے تو یہ سب کھانا ضائع کرنے کے زُمرے میں آئے گا، جس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ دیگ صاف کرنے میں بھی بہت اِحتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اِس میں بھی بہت سا کھانا چپکا رہ جاتا ہے جو دھلنے میں ضائع ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جان بوجھ کر جس نے ایک قطرہ، ایک دانہ بھی ضائع کیا تو

www.dawateislami.net

وہ آخرت میں پھنس سکتا ہے۔

مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے

سُوال: گھروں میں یہ بھی تَصَوُّر ہوتا ہے کہ ہم کسی کا جوٹھا نہیں کھائیں گے، اِس وجہ سے بھی کھانا ضائع ہونے کی مِقدار بڑھ جاتی ہے، اِس کا کیا حَل کیا جائے؟

جواب: منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔[1] ہمارے یہاں تو جوٹھا پانی پھینک دیا جاتا ہے حالانکہ یہ گناہ کا کام ہے۔ اگر کسی مسلمان نے بچا ہوا پانی چھوڑ دیا، پھینکا نہیں تو گناہ گار نہیں۔ اب اگر دوسرے شخص نے وہ پانی پھینکا تو اس کے حِساب کا مُعاملہ اس پھینکنے والے پر آئے گا۔ مسلمان کے جوٹھے پانی کو پینے سے کراہیت کی جاتی ہے حالانکہ اس میں شِفا کی بشارت ہے جبکہ فریش واٹر میں شِفا کی بشارت نہیں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ اس جوٹھے میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیکٹیریا اور جَراثیم لگ گئے لیکن دَر حقیقت وہ شِفا والا ہو جاتا ہے۔ افسوس! اب سوچیں بدل گئی ہیں۔ بعض لوگوں کے ضَرورت سے زیادہ دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے کے سبب دماغ بہک جاتے ہیں اور پھر انہیں ہر چیز میں جَراثیم نظر آتے ہیں، مسلمان کے جُوٹھے میں بھی انہیں جَراثیم دِکھائی دیتے ہیں حالانکہ یہ باعثِ شِفا ہے۔ شِفا کی نیت سے جوٹھا کھائیں پئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملے گا۔ اللہ کریم ہم سب

مدینہ

1 ...... الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمی، كتاب النكاح، باب الوليمة، ۴/ ۵۲ دار الكتب العلمية بيروت

www.dawateislami.net

کو عقلِ سلیم دے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات حاصِل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم جتنی زیادہ حاصِل کریں اس کے پڑھنے میں ثواب ہی ثواب اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔

جوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حکایت

فیضانِ سنّت، جلد اوّل کے صفحہ 531 پر ایک حکایت لکھی ہے کہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم اپنے مِشن یعنی ڈاکازنی پر جا رہی تھی۔ راستے میں کسی ہوٹل میں یہ کہہ کر پڑاؤ کیا کہ ہم راہِ خدا کے مجاہد ہیں۔ رات یہاں رُکیں گے اور پھر دِن میں جہاد پر روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ صبح ہونے پر وہ چلے گئے۔ لوٹ مار کر کے پھر واپسی اسی ہوٹل میں آکر ٹھہرے۔ جاتے ہوئے انہوں نے ہوٹل کے مالک کا ایک بچہ دیکھا تھا جو بالکل اپاہج تھا، ہاتھ پاؤں اس کے بے کار تھے، چل پھر نہیں سکتا تھا لیکن واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ وہ چل پھر رہا تھا، دوڑ رہا تھا۔ ان ڈاکوؤں نے اِس پر تعجب کا اِظہار کیا اور ہوٹل کے مالک سے پوچھا کہ یہ بچہ تو ہم نے مَعذور دیکھا تھا لیکن اب یہ صحیح ہو گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ہوٹل کے مالک نے بتایا کہ آپ لوگوں نے جو کھانا کھایا تھا، اس میں سے جو پلیٹ میں بچ گیا تو میں نے اس حُسنِ ظَن کی بِنا پر کہ آپ نیک لوگ ہیں، اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں وہ جوٹھا کھانا اپنے اس بیٹے کو کھلا دیا تو آپ کے جوٹھے کی بَرَکت سے میرا بچہ بالکل نارمل ہو گیا۔ ڈاکو یہ سُن کر رو پڑے اور انہوں نے اپنے

www.dawateislami.net

گناہوں سے یہ سوچ کر توبہ کرلی کہ اللہ پاک اتنا مہربان ہے اور ہم لوگ کس قدر نافرمان ہیں کہ لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔[1] بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ فقط پیر صاحِب یا ہمارے فُلاں عالِم یا فُلاں خطیب صاحِب کا جوٹھا ہی شِفا دے گا تو بے شک ان کا جوٹھا بھی اچھا ہے، شِفا والا ہے لیکن عام مسلمان کے جُوٹھے میں بھی شِفا ہے۔

مسلمان کا جوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب

سُوال: کیا مسلمان کا جوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب بھی ملتا ہے؟[2]

جواب: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اپنے مسلمان بھائی کا جوٹھا پینا اَجر والا کام ہے اور جو اپنے بھائی کا جوٹھا پیتا ہے اس کے لیے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 70 گناہ مِٹائے جاتے ہیں اور 70 دَرَجات بلند کیے جاتے ہیں۔[3] اِس رِوایت سے اَندازہ لگائیے کہ مسلمان کے جُوٹھے پانی کی کیسی فضیلت ہے کہ اس کے پینے سے اتنی نیکیاں مِل رہی ہیں۔

مدینہ

1 ...... کتاب القلیوبی، ص ۲۰ ماخوذاً باب المدینہ کراچی

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... کنز العمال، حرف التا، کتاب الاخلاق، الجزء: ۳، ۲/۵۱، حدیث: ۵۷۴۵، قال العجلونی معناہ صحیح دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

جُوٹھا کھانے پینے میں تکبر اور غُربت کا عِلاج

سُوال: کیا مسلمان کے جُوٹھے کی اس کے عِلاوہ اور بھی کوئی فضیلت ہے؟[1]

جواب: بعض لوگ اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا کھانے پینے میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گِھن کھاتے ہیں حالانکہ اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا کھانا پینا عاجزی والا کام ہے۔ لہٰذا مسلمان کے جوٹھے کھانے پینے سے شرمانے اور گِھن کھانے کے بجائے اسے اِستِعمال کر لینا چاہیے۔ اگر سب مسلمان ایک دوسرے کا جُوٹھا کھا پی لینے کی عادت بنالیں تو ہمارے مُعاشرے سے تنگدستی اور غُربت میں اچھی خاصی کمی آ جائے۔ لوگوں کو وافر مِقدار میں کھانا ملے گا اور مہنگائی پر بھی کنٹرول ہو گا کیونکہ مہنگائی اُس وقت ہوتی ہے جب خریداری زیادہ کی جاتی ہے، جب لوگ خریداری کم کریں گے تو دکانوں پر اسٹاک پڑا رہے گا، بکے گا نہیں تو پھر یہ سستا کریں گے۔[2] بہرحال اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرنے میں ہی دِینی و دُنیوی فَوائد ہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنے مُریدوں سے کھانے کی اَشیا کے بھاؤ پوچھا کرتے تو آپ سے کہا جاتا: ان کی قیمتیں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اِرشاد فرماتے: انہیں خریدنا چھوڑ دو خود ہی سستی ہو جائیں گی۔ (احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ۱۰۸/۳ دار صادر بیروت)

www.dawateislami.net

پہلے کِس مزار شریف پر حاضِری دی جائے؟

سُوال: بعض جگہوں پر کئی کئی مزار شریف ہوتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں سب سے پہلے کس مزار شریف پر حاضِری دی جائے؟ (بریلی شریف سے سُوال)

جواب: ایسی صورت میں ایک ساتھ سب مزاراتِ طَیِّبات کی حاضِری بھی ممکن ہے جیسے ہم قبرستان میں سب قبر والوں کو ایک ساتھ سلام پیش کرتے ہیں اور پھر ماں باپ، دادا اور دِیگر قریبی رِشتہ داروں کی قبروں کے پاس جاتے ہیں۔ قبرستان میں داخِل ہوتے ہی پہلے سب کو سلام کرنا چاہیے پھر جس خاص مزار شریف پر جانا ہے وہاں حاضِری دی جائے۔

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے چند مَزارات ہوں تو ان پر حاضری دینے اور سلام کرنے کی ترتیب کے متعلق فرمایا:) سَیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اور مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے ایک عالِمِ دِین کے دَرمیان آپس میں اِس بات پر مُباحثہ ہوا تھا کہ اہلِ بقیع میں سب سے پہلے کس کو سلام پیش کیا جائے؟ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا یہ مَوقف تھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سلام پیش کریں کہ یہ اہلِ بقیع میں سب سے افضل ہیں۔

نُمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے

سُوال: بعض جگہوں پر جب کوئی بڑی شخصیت تشریف لاتی ہے تو اس سے کم مرتبہ

www.dawateislami.net

شخصیات کی حاضری وہاں بہت کم ہوتی ہے اِس کی کیا وجہ ہے؟[1]

جواب: نفسیاتی طور پر بھی نُمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے جیسے کہیں کچھ اَفراد آتے ہیں تو ان میں جو پیر صاحب یا عالِم صاحب یا جو بھی بزرگ نُمایاں ہوتے ہیں Automatic (یعنی خود بخود) لوگوں کی طبیعت ان کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور وہ ان سے ہاتھ ملاتے، دَست بوسی کرتے اور ان کے سامنے عاجزی کا انداز اپناتے ہیں جبکہ دوسروں سے صِرف کھڑے کھڑے ہاتھ ملا کر حال اَحوال پوچھ لیے جاتے ہیں۔ کئی سال پہلے ایک بار میرا کہیں جانا ہوا تو وہاں بابُ المدینہ (کراچی) کے تین D.C آئے ہوئے تھے، شاید اُس وقت بابُ المدینہ (کراچی) کے چار D.C ہوا کرتے تھے اب تو بڑھ گئے ہوں گے، ان کے نیچے جو اَفسران تھے انہیں بھی وہاں آنے کی دعوت دی گئی تھی تو ان کی بہت کم تعداد وہاں آئی تھی حالانکہ وہ بھی بڑے عہدے دار تھے۔ اگر اُس عہدے کے کسی اَفسر کو اکیلا بُلایا جائے اور کسی دوسری بڑی شخصیت کو دعوت نہ دی جائے تو پھر لوگ اُسے بھی کندھوں پر بٹھائیں لیکن D.C سے اُن کا گریڈ کم تھا اس لیے ان کی کم تعداد وہاں آئی تھی۔ بعد میں جب میری بات چیت ہوئی تو میں نے کہا: اس عہدے کے اَفسر تو بابُ المدینہ (کراچی) میں اتنے سارے ہوتے ہیں

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مگر یہاں اتنے کم آئے ہیں۔ مجھے کسی نے جواب دیا کہ بڑے عہدے داروں کی طرف آدمی کا رُجحان زیادہ ہوتا ہے اور جو چھوٹے عہدے دار ہوتے ہیں انہیں کوئی پوچھتا نہیں اِس لیے چھوٹے آتے نہیں۔ اگر صِرف چھوٹے عہدے دار کو بلائیں اور اسے کوئی کشش بھی دکھائیں تو وہ آئے گا مگر کسی بڑے عہدے دار کے ہوتے ہوئے نہیں آئے گا۔ اسے یوں سمجھیے کہ بڑی شخصیت چھوٹی سب شخصیتوں کو جَذب کر لیتی ہے دُنیوی طور پر ایسا ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

دِینی شخصیات کا اِخلاص

کئی بار میں اور نگرانِ شُوریٰ (مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری) دونوں ایک ساتھ جب کہیں جاتے ہیں یا نگرانِ شُوریٰ مجھے بُلاتے اور ساتھ جانے کے لیے اِصرار کرتے ہیں حالانکہ یہ سمجھتے ہیں اگر یہ نہ سمجھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے جانے سے اسلامی بھائیوں کا رُجحان ان کی طرف کم اور میری طرف زیادہ ہوتا ہے تو میں نگرانِ شوریٰ سے متأثر بھی ہوتا ہوں کہ ان میں کیسا اِخلاص ہے! اپنی شخصیت کو پھیکا کر کے مجھے چمکا رہے ہیں۔ ایسا 100 سے زائد بار ہوا بلکہ وقتاً فوقتاً ہوتا ہی رہتا ہے۔ اگر نگرانِ شُوریٰ اکیلے ہوں تو ساری عوام کا رُخ اور توجہ کا مَرکز یہی بنیں مگر جب میں ہوتا ہوں تو بعض اوقات ان سے ہاتھ بھی نہیں ملایا جاتا لیکن یہ ان کا ضبط ہے کہ اس کے باوجود یہ مجھے بُلاتے ہیں

www.dawateislami.net

تو پتا چلا کہ مذہبی لوگوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا نہیں ہے۔ یہ باتیں مجھے آپ لوگوں کی اِصلاح کے لیے عرض کرنا پڑیں ورنہ انہیں بیان کرتے ہوئے مجھے جھجک ہو رہی تھی کہ اپنے منہ میاں مٹھو بن رہا ہوں مگر اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا: اس میں کوئی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ دعوتِ اسلامی میں جس بھی نگران یا ذِمَّہ دار یا عطاری کا چاند چمک رہا ہے وہ کس کی وجہ سے چمک رہا ہے؟ اور اس کی روشنی کہاں سے آ رہی ہے؟)[1]

بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ

سُوال: بعض شہروں میں مَزارات کم ہوتے ہیں اور بعض جگہوں پر تو پورے شہروں میں اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مزارات نہیں ملتے جبکہ بعض شہروں میں اچھی تعداد میں اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مزارات ہوتے ہیں، اِسی طرح دُنیا کے مختلف ممالک میں جب جانا ہوتا ہے تو یہی معاملہ ہوتا ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اس کی وجہ یہ سمجھ آتی ہے کہ بعض جگہوں پر مسلمان اِس طرح کے ہوتے ہیں کہ جن کو بزرگوں سے بڑی عقیدت ہوتی ہے۔ ملتان کو مدینۃُ الْاَولیا (یعنی اَولیا کا شہر) اسی لیے کہتے ہیں کہ وہاں مزارات ہی مزارات ہیں۔ ملتان کے بارے میں

---

[1] ...... یہ سب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

تین باتیں میں نے سُنی تھیں کہ وہاں گور (یعنی قبریں)، گرد (یعنی مٹی) اور گرمی یہ تینوں چیزیں بکثرت ہیں اور واقعتاً ایسا ہی ہے۔ چونکہ ملتان میں عقیدت مند زیادہ ہیں اِس لیے اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی خدمت کرنا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونا وغیرہ وہاں ہے تو یوں وہ لوگ مزارات بنا دیتے ہیں ورنہ بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کہاں نہیں ہوتے۔ جہاں جہاں ایسے عاشقانِ اَولیا لوگ ہوتے ہوں گے وہاں مزار بنتا ہو گا اور جہاں نہیں ہوتے ہوں گے وہاں مزار نہیں بنتا ہو گا۔ بعض اوقات تو پتا ہی نہیں چلتا ہو گا کہ فُلاں صاحب صالحین یا بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن یا اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام میں سے ہیں۔ نہ لوگ ان کے گِرد ہوتے ہیں اور نہ لوگوں کو اپنے گِرد اکٹھا کرنے کا ان کا مزاج ہوتا ہو گا تو یوں بھی مزارات نہیں بن پاتے۔

قبرستان سے خوشبو آئی

مَرکز الاولیا (لاہور) میں میانی کے نام سے ایک بہت بڑا قبرستان ہے، ایک بار دوپہر کے وقت میں وہاں گیا، میں قبرستان میں بنی ہوئی سڑک پر چل رہا تھا تو مجھے خوشبو آنے لگی، میں پلٹ کر آیا اور وہاں فاتحہ پڑھی کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ اگربتی کی خوشبو نہیں ہے کیونکہ دوپہر کے وقت کون اگربتی جلائے گا؟ ہو نہ ہو یہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ تشریف فرما ہے اگرچہ وہاں کوئی مزار شریف نہیں تھا اور سب قبریں ایک جیسی تھیں۔ جیسے جنّتُ البقیع میں لاکھوں

www.dawateislami.net

مزارات ہیں، وہاں آرام فرمانے والے صرف صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی تعداد دس ہزار (10000) ہے جبکہ تابعین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن کی تو کوئی گنتی ہی نہیں ہے۔ پھر وہاں بڑے بڑے اَولیا اور بڑے بڑے عاشقانِ رسول کے مزارات ہیں، اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مزارات سے جنّتُ البقیع بھرا ہوا ہے مگر بظاہر وہاں کوئی مزار (یعنی گنبد نما عمارت) نہیں تو سب کے مزارات بنیں یہ ضَروری نہیں ہے۔

تُلمبہ میں جامعۃُ المدینہ کا اِفتتاح

سُوال: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ کو) تُلمبہ میں جامعۃُ المدینہ کی عمارت کا اِفتتاح ہوا ہے، دُعاؤں سے بھی نواز دیجیے اور کچھ مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تُلمبہ پنجاب پاکستان میں جامعۃُ الۡمدینہ کا آغاز ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جامعۃُ الۡمدینہ عِلمِ دِین کا عظیم مَرکز بنے اور یہاں سے خوب عُلَما فارغُ التحصیل ہو کر نکلیں اور دُنیا میں دِین کا ڈنکا بجائیں، سنّتوں کی دھوم دھام کریں اور دعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا باعث بنیں اور جو جو بھی اس میں حصّہ لے اللہ کریم ان سب کو بے حساب مَغۡفِرت سے مُشَرَّف فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر جامعۃُ المدینہ خود کفیل ہونا چاہیے

سُوال: کیا ہر جامعۃُ المدینہ خود کفیل ہونا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: ہمارا ایک ہدف اور خواہش ہے کہ ہر جامعۃُ المدینہ خود کفیل ہو جائے اور اپنے اَخراجات خود اُٹھائے کیونکہ دعوتِ اسلامی کے خود ہزاروں کام ہیں۔ اِس لیے طلبائے کِرام، اَساتذۂ کِرام اور جامعاتُ المدینہ کی مَجالس سب کو Active (یعنی فَعّال) ہونا چاہیے اور اپنے اپنے جامعۃُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ اپنے جامعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کے لیے خود بھی بڑھ چڑھ کر اس کے لیے ہونے والے مَدَنی عطیات میں حصّہ ملایا کریں اور دوسروں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی مَدَنی عطیات دینے کی ترغیب دِلایا کریں۔

نابالغ بچے مَدَنی عطیات میں اپنا حصّہ نہیں ملا سکتے

سُوال: کیا نابالغ بچے بھی مَدَنی عطیات میں اپنا حصّہ ملا سکتے ہیں؟ [1]

جواب: نہیں۔ یہ شرعی مسئلہ یاد رکھیے کہ نابالغ اپنے Personal (یعنی ذاتی) پیسوں سے نہیں دے سکتا[2] اگرچہ وہ خوشی سے بھی دے۔ ہاں نابالغ بچے کے ماں باپ اس کے ہاتھوں دِلوا سکتے ہیں اور دِلوانا بھی چاہیے تاکہ ان کی عادت بنے مگر انہیں رَقم کا مالِک نہ کریں کیونکہ ماں باپ اگر ان کو مالِک کر دیں گے تو وہ

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۸۱، حِصّہ: ۱۴، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

پیسے ان کے ہو جائیں گے اور پھر یہ دے نہیں سکیں گے۔ اگر باپ نے تھوڑی بہت سمجھ رکھنے والے نابالغ بچے سے کہا کہ یہ پیسے تم لے لو یہ تمہارے ہیں اور انہیں تم اپنی طرف سے مَدَنی عطیات میں دے دو تو یہ جائز نہیں ہو گا کیونکہ یہ سمجھ دار بچہ قبضہ کرنے سے اس رَقم کا مالک ہو گیا۔ اگر باپ نے یہ کہا کہ یہ دس ہزار روپے تمہارے ہو گئے تو باپ کے کہنے سے ہی بچہ ان کا مالِک بن گیا[1] اور اُسے قبضہ میں دینے کی بھی ضَرورت نہ رہی لہٰذا اِحتیاط کرنا ضَروری ہے۔

ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے

سُوال: عطیات کے لیے نیت کر کے ہاتھوں ہاتھ رَقم جمع کروانا زیادہ مفید ہے یا بعد میں جمع کروانا زیادہ مفید ہے؟

جواب: ہاتھوں ہاتھ جمع کروانا زیادہ مفید ہے کہ "آج نقد کل اُدھار" والا محاورہ تو مشہور ہے۔ راہِ خدا میں دینے کے لیے دِل بدلتا رہتا ہے لہٰذا جیسے ہی نیت بنے تو ممکنہ صورت میں اسی وقت عطیات جمع کروا دیئے جائیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر جب واش روم (بیتُ الخلا) تشریف لے گئے اسی وقت واپس دروازے پر آکر اپنے خادم کو بُلایا اور اپنا جبہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ جبہ فُلاں کو دے آؤ۔ پھر جب آپ بیتُ الخلا سے فراغت کے بعد باہر تشریف لائے تو خادم نے عرض کیا: حضور! ایسی بھی کیا جلدی تھی، آپ اِطمینان سے فارغ ہو

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۷۷، حِصّہ: ۱۴

www.dawateislami.net

کر مجھے دے دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: میں جب اندر گیا تو میرے دِل میں خیال آیا کہ یہ جبہ فُلاں کو دے دوں پھر میں نے سوچا کہ نیکی میں دیر نہیں ہونی چاہیے کہیں میرا دِل بدل نہ جائے تو میں نے سوچا پہلے یہ جبہ دے دوں تاکہ میرا ثواب کھرا ہو جائے۔[1]

راہِ خُدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا

بہت سوں کو تجربہ ہو گا کہ بعض اوقات دِل میں خیال آتا ہے یہ کریں گے وہ کریں گے۔ پھر آہستہ آہستہ سُستی ہونا شروع ہو جاتی ہے خُصُوصاً راہِ خُدا میں دیتے ہوئے بہت سُستی ہوتی ہے کیونکہ اس میں جیب سے جاتا ہے اور بندہ لیتا تو واہ واکر کے ہے مگر دیتا آہ آہ کر کے ہے۔ دِل میں کھٹکا ہوتا ہے کہ یار یہ مال گیا حالانکہ راہِ خُدا میں دینے سے مال کہیں نہیں جاتا بلکہ آخرت کے لیے جمع ہو جاتا ہے اور جمع بھی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں سے کسی قسم کی چوری ہونے کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔ بعض لوگ صِرف اپنی حرص کی وجہ سے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھتے، ان کو مال کی فکر لگی رہتی ہے جبکہ وقت کا کچھ بھروسا نہیں کب بینک لُٹ جائے اور ان کا Locker توڑ کر پیسے چُرا لیے جائیں لیکن راہِ خُدا میں دیا ہوا مال نہ کبھی لُٹ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۸۴ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

نیک کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں

سُوال: جب ہم کسی کے پاس مَدَنی عطیات لینے کے لیے جاتے ہیں تو ”عطیات یا چندے“ کا نام سُن کر ہی اس کا چہرہ اُتر جاتا ہے، ایسی صورت میں ہمیں نا اُمیدی سی ہو جاتی ہے کہ اس نے تو پہلے ہی اپنا موڈ آف کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مزید ہمت و جذبے کے ساتھ مَدَنی عطیات کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب کسی سے چندہ مانگا جائے تو چندہ مانگنے والے کا ثواب اسی وقت کھرا ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ سامنے والا جب کچھ رقم دے گا تب ہی چندہ مانگنے والے کو ثواب ملے گا بلکہ عطیات کرنے والا جب سے اپنی کوشش شروع کرتا ہے اسی وقت سے اسے ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس عظیم کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے عوض اس کو ثواب ملتا ہے۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں جب عطیات لینے جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھیں کہ جتنے زیادہ قدم اُٹھیں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ہو گا۔ یوں ہی مسجد یا کسی بھی نیک کام مثلاً اجتماع کی طرف جانا یا مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے لیے چلنا ہو تو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھائے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملے گا۔[1]

مدینہ

1 ...... بندہ جس نیک کام کے لئے بھی قدم اُٹھاتا ہے اس کا وہ قدم شمار کیا جاتا ہے اور اسے ان قدموں کے حِساب سے ثواب دیا جائے گا۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، یٰس: تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۲۳۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صبری ہے

سُوال:لوگ اکثر اِس طرح کے سُوالات پوچھتے ہیں کہ بعض اوقات گھر میں موجود خواتین جیسے والدہ، بہن اور بیوی کے دَرمیان کسی بات پر نوک جھونک ہو جاتی ہے اس پر خوب غور و فکر کرنے کے بعد ایک فریق کی طرف سے زیادہ غَلَطی معلوم ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف کوئی خاص قصور نہیں ہوتا تو شوہر کبھی اپنی والدہ کی طرف داری کرتا ہے اور کبھی بیوی یا بہن کی، ایسے میں شوہر کو کیا کرنا چاہیے؟(مفتی صاحب کا سُوال)

جواب:یہ واقعی نازک مُعاملہ ہے، اِس میں عَدل و اِنصاف سے کام لینا بہت ضَروری ہے لیکن ایک فَریق کے حق میں فیصلہ کر کے دوسرے فَریق پر سختی بھی نہ کی جائے کہ اگر والدہ کی غَلَطی ہے تو ان پر سخت کلامی شروع کر دی تو یہ اِنتہائی غَلَط رویہ ہو گا۔ساس بہو کی آپس میں نوک جھونک تو ہوتی ہی رہتی ہے اگر ان میں سے ایک بھی صبر کر لے تو بات طول ہی نہ پکڑے۔ مگر صبر کرنا کسے آتا ہے صِرف مُنہ سے بول دیا جاتا ہے کہ میں نے صبر کیا ہے۔ اگر واقعی لوگوں میں صبر کرنے کی عادت پیدا ہو جائے تو نہ گھروں میں جھگڑے ہوں نہ دوستوں میں اور نہ ہی وطنِ عزیز میں لڑائی جھگڑے کی فضا قائم ہو۔ ذاتی جھگڑوں کی اصل وجہ ہی بے صبری ہے۔ اگر کسی نے گالی دی یا کسی قِسم کی دھمکی دی یا کچھ ظلم کر دیا تو سامنے والا خاموش رہ کر اِس پر صبر کر کے اس کے نتیجے میں ملنے والے اَجر پر نظر رکھے گا تو

www.dawateislami.net

قیامت کے دِن مَظْلوم ہو گا اور اس دِن مَظْلوم کے ہاتھ میں ظالِم کا گریبان ہو گا بلکہ ”اس ظالم کی نیکیاں بھی اس مَظْلوم کو دی جائیں گی۔“[1] اگر یہ مَظْلوم ان فَوائد پر نظر رکھ کر صبر کر لے تو جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

بہو میکے میں کسی قِسم کی شِکایت نہ کرے

اِسی طرح ساس بہو کے دَرمیان بھی جب کسی بات پر جھگڑا ہو جائے اور ان میں سے کسی ایک کا بالکل قصور نہ ہو یا معمولی سی کوئی غَلَطی ہو تو اسے صبر کرنا چاہیے، جیسے ساس بہو کی لڑائی میں ساس قصور وار ہے اور بہو کا قصور کم ہے یا بالکل نہیں ہے تو بہو کو چاہیے خاموشی اِختیار کرے اور سارا غصہ پی جائے، نہ اپنے شوہر سے اس کا تذکرہ کرے نہ کسی دوسرے کے سامنے کوئی بات کرے۔ میکے میں تو خواب میں بھی کوئی بات ذِکر نہ کرے کہ اصل جھگڑا ہی یہاں سے شروع ہوتا ہے جب عورت اپنے میکے میں ان باتوں کا ذِکر کرتی، اپنی ماں بہنوں کے سامنے خوب بھڑاس نکالتی ہے اور وہ جذبات میں آکر اس کو مزید بھڑکاتی ہیں کہ ”تیرے منہ میں مونگ بھرے تھے، تو نے اس چڑیل کو جواب کیوں نہیں دیا؟، سُن کر آ گئی اب ہم سے کبھی شکایت نہ کرنا۔“ بہرحال اس طرح مائیں بہنیں اس کو غَلَط رویہ اپنانے پر خوب اُکساتی ہیں۔ اگر وہ آکر

---

[1] ...... معجم کبیر، رافع بن اسحاق بن طلحۃ...الخ، ۱۴۸/۴، حدیث: ۳۹۶۹ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

بتائے کہ میں نے یوں جواب دیا تو وہ اس کو مزید شاباش دیتی ہیں جس کے نتیجے میں خود اپنی بہن یا بیٹی کا گھر اُجاڑ دیتی ہیں۔ البتہ میں ایسے خاندانوں کو بھی جانتا ہوں جو اپنی بچیوں سے یہ کہہ دیتے ہیں: ”تو نے ہم سے کسی قِسم کی شکایت نہیں کرنی، تجھے جب بھی ہمارے گھر آنا ہو تیرے لیے دَروازے کھلے ہیں لیکن جس دِن لڑ کر آئی تو ہمارا دَروازہ تیرے لیے بند ہے۔“ اِس طرح گھر ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں لیکن بعض نادان گھرانوں میں بچیوں کو کہا جاتا ہے ہمارے ہی گھر بیٹھی رہے ہمارے پاس روٹی بہت ہے اور یوں اس کا گھر ٹوٹ جاتا ہے۔

ساس بہو کے جھگڑے کا حَل

بہر حال ساس بہو کی لڑائی میں بعض اوقات بہو تیز ہوتی اور ساس بے چاری بوڑھی اور بیمار ہوتی پھر یہ بہو اپنے شوہر سے مِل کر اس بوڑھی ساس کو تنگ کرتی ہے۔ کہیں ساس تیز اور پاور فل ہوتی ہے جو بہو کے ناک میں دَم کر دیتی ہے نیز کبھی نندوں کا مسئلہ بھی ہوتا ہے کہ نند بھاوج کی بھی آپس میں کم ہی بنتی ہے اور اِن وُجُوہات کی بِنا پر جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر بہو یہ سوچ لے کہ میری ساس میری ماں کی جگہ ہے، میری ماں بھی مجھے ڈانٹتی اور بُرا بھلا کہتی تھی اِس کے باوجود میں ان سے لڑائی نہیں کرتی تھی لہٰذا اپنی ساس سے بھی لڑائی نہیں کروں گی۔ اگر یہ ذہن بن جائے گا تو اُمید ہے بہو کی طرف سے کبھی جھگڑا نہیں ہو گا۔ یوں ہی اگر بہو ساس کو بُرا بھلا کہتی ہے تو

www.dawateislami.net

ساس اپنا یہ ذہن بنائے کہ میری سگی بیٹی بھی تو مجھے نہیں چھوڑتی، وہ بھی مجھے اُلٹا سیدھا جواب دے دیتی ہے اِس کے باوجود میں نہ تو اس کو ڈانٹتی ہوں اور نہ اس سے نفرت کرتی ہوں بلکہ اس کے لیے میرا پیار بدستور قائم رہتا ہے۔ اب میری بہو اپنا سارا خاندان چھوڑ کر اکیلی ہمارے خاندان میں آگئی ہے اس کے ساتھ بھی محبت بھرا سلوک کرنا چاہیے کہ یہ ہماری ہمدردی کی زیادہ حقدار ہے، اگر اس کے ساتھ یہاں ہمدردی نہ کی گئی تو یہ وقت کیسے گزارے گی۔

مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجب ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مومن کے فعل یا بات میں اچھا گمان کرنا واجب ہے، یعنی اس کے قول و فعل کو حتَّی الْاِمکان حُسنِ ظن پر محمول کرنا واجب ہے۔(1) لیکن ہمارے یہاں معاملہ بالکل اُلٹ ہے اگر بہو مصلے پر بیٹھ کر دُرُود شریف یا تسبیحات وغیرہ پڑھتی ہو تو ساس کہتی ہے: ”یہ ہم لوگوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہے، دیکھو مصلے سے ہٹتی ہی نہیں ہے، میری بیٹی بیمار ہو گئی ہے، یہ جادو کر رہی ہے، جب سے یہ چڑیل آئی ہے ہمارے گھر میں مَسائل کھڑے ہو گئے ہیں، نماز میں سجدے میں جا کر ہم کو بد دعائیں دیتی ہے اور اگر اس بے چاری نے ان کو دیکھ لیا یا ان کی طرف دیکھ کر سانس لے لیا تو بولتی ہیں ہم پر دَم کر رہی ہے۔“ جبکہ سارے

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۲۴ ماخوذاً

www.dawateislami.net

مَسائل کی جڑ یہ لوگ خود ہوتے ہیں مگر یہ لوگ اس طرح کے تَوہمات میں مبتلا ہو کر بدگمانیاں کرتے ہیں حالانکہ بدگمانی گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے باوجود کم عِلمی کی وجہ سے اکثریت اس میں مبتلا ہے اور گھر گھر میں جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

دِینی مَسائل توجہ سے سُنیے

مَدَنی چینل پر جب اس طرح کے مَسائل بیان کیے جاتے ہوں گے اور یہ سُن رہی ہوں تو بجائے بات سمجھنے کے ایک دوسرے کو دیکھ کر تنبیہ شروع کر دیتی ہوں گی کہ دیکھ تجھے سمجھایا جا رہا ہے، ماں بیٹے کو بول رہی ہو گی سُن لے تو بہت اس کے حق میں بولتا ہے۔ یوں جو بات سننے سمجھنے کی ہوتی ہے وہ سر سے گزر جاتی ہو گی سمجھ ہی نہیں آتا ہو گا کہ کیا بولا جا رہا ہے۔ اگر ایک دوسرے پر تنبیہ نہ بھی کریں تو کوئی نہ کوئی غیر متعلقہ بات کر کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا کہا تھا؟ اس طرح پوچھنے سے آگے ہونے والی اہم گفتگو سننے سے رہ جاتی ہو گی۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ جب کبھی ایسی گفتگو ہو تو اپنے اِرد گرد سے بے پرواہ ہو کر اِنتہائی توجہ کے ساتھ گفتگو کو سُنا جائے کہ مَدَنی چینل گناہوں بھرا چینل نہیں ہے بلکہ یہ ہمیں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں بتاتا ہے تو جب تک ہم کان لگا کر توجہ سے نہیں سنیں گے اور اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے رہیں گے تو شاید کوئی خاص نفع بھی نہ اُٹھا پائیں۔

www.dawateislami.net

عین ممکن ہے کچھ غَلط سمجھ کر اُٹھیں لہٰذا مَدَنی چینل پر ہونے والی گفتگو کو کان لگاکر توجہ سے سنا جائے۔اللہ پاک ہمارے گھروں سے لڑائی جھگڑے ختم کر کے ہمارے گھروں کو امن کا گہوارہ بنادے اور ہم سب ایک دوسرے کا اِحترام کرنے والے بن جائیں۔اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

صَدَقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اِعلانیہ؟

سُوال: صَدَقہ چھپا کر دینا افضل ہے لیکن بسا اوقات بھرے اِجتماع میں کہا جاتا ہے کہ آپ نیت کرلیں یا کوئی اِعلان کر دیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صَدَقہ دینے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کہیں چھپا کر دینا افضل ہوتا ہے اور کہیں سب کے سامنے دینا افضل ہوتا ہے۔اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[1] صَدَقہ چھپا کر دینے کے اپنے فضائل ہیں کہ چھپا کر صَدَقہ دینا اللہ پاک کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔[2] یوں ہی اِعلانیہ صَدَقہ دینے کے اپنے فضائل ہیں مثلاً اگر کسی نے سب کے سامنے اس لیے صَدَقہ دیا کہ دوسروں کو بھی ترغیب ملے، دوسروں کا بھی دینے کا جذبہ بڑھے تو ظاہر ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے۔ہاں اگر کسی نے صَدَقہ اس لیے ظاہر کرکے دیا کہ لوگ مجھے سخی اور دلیر سمجھیں تو اس نے غَلط کام کیا کیونکہ عبادت سے کسی کے دِل

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱

2 ...... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

میں اپنا اِحترام اپنی عزت بنانے والا رِیاکار اور جہنم کا حقدار ہے۔ ہر ایک اپنی نیت پر غور کرلے کہ وہ کس نیت سے عَلَی الْاِعْلان صَدَقہ و خیرات کررہا ہے۔ یاد رکھیے! صَدَقے کے لیے نہ تو ایسا کالا بکرا دینے کی ضرورت ہے جس میں ایک بھی بال سفید نہ ہو اور نہ ہی کالی مرغی کو سر پر سے گھماکر دینے کی حاجت بلکہ جو بھی اللہ کی راہ میں دیا جائے وہ صَدَقہ ہے۔

نفلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے

سُوال: کیا اپنی نیکیاں دوسروں پر ظاہر کرسکتے ہیں؟[1]

جواب: عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی نیکی بِلا ضَرورت ظاہر کرتے ہیں مثلاً میں اتنی تلاوت کرتا ہوں، میں نے اتنے قرآنِ پاک ختم کرلیے ہیں، روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں۔ مجھے بھی آکر کوئی کہتا ہے کہ میں تین مہینے کے روزے رکھتا ہوں، کوئی کیا کہتا ہے اور کوئی کیا کہتا ہے۔ بہرحال اپنی نفلی عبادات ظاہر نہیں کرنی چاہئیں۔

فرض عبادات اِعلانیہ ادا کیجیے

البتہ فرض عبادات کا معاملہ الگ ہے مثلاً رَمضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو عَلَی الْاِعْلان رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے کہ پتا نہیں رکھتا ہوگا یا نہیں۔ اسی

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

طرح پانچوں وقت کی نماز بھی باجماعت مسجد میں ادا کرنی واجب ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں گھر میں چھپ کر نماز پڑھوں گا تو اسے بِلاعذر جماعت چھوڑنے کا گناہ ہو گا۔ یوں ہی حج بھی عَلَی الْاِعْلان کیا جاتا ہے کہ لاکھوں لوگ ایک ہی میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں چھپ کر حج کروں گا تو وہ کیسے کرے گا؟ بہرحال جیسی عبادت ہو گی ویسے ہی اس کا حکم ہو گا اور اجر ہر ایک کو نیت کے مطابق ملے گا۔

اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کن کو کہا جاتا ہے؟

سُوال: اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کن کو کہا جاتا ہے؟ نیز اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کی تعداد اور ان کے نام بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَھَّرات یعنی پاک بیبیاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کا شرف ملنے کی وجہ سے اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کے لَقب سے سَرفراز ہوئیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ﴾ (پ۲۱، الاحزاب:۶) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔“ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا ہے: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَھَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ حُرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور

www.dawateislami.net

مومنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔[1] حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزْواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ یعنی جن سے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا، چاہے وہ محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ باکمال (یعنی Death) سے پہلے اِنتقال فرما چکی ہوں یا ظاہری وفات کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب اُمَّت کی مائیں ہیں اور ہر امتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم اور واجبُ الْاِحترام ہیں، یعنی ان کی عزت اپنے سگے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہے۔[2] کیونکہ تمام اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِیْن صحابیات کے دَرَجے پر ہیں۔

اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِیْن کی تعداد اور اَسمائے مُبارَکہ

اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی وہ تعداد جس پر تمام مُحدِّثین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا اِتفاق ہے وہ گیارہ ہے۔ ان میں سے چھ قبیلۂ قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ ہیں جن کے مُبارَک نام یہ ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ چار کا تعلق

مدینہ

1 ...... درمنثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶، ۶/۵۶۶ دار الفکر بیروت

2 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ۱/۴۰۱-۴۰۲ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

قبیلۂ قریش سے نہیں تھا بلکہ عرب کے دِیگر قبائل سے تھا جن کے اَسمائے مُبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا جویریہ بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ ایک اُمُّ الْمُؤمِنِیْن جو غیر عربیہ تھیں، ان کا تعلق بنی اسرائیل کے قبیلے بنو نضیر سے تھا ان کا نام مبارک حضرتِ سَیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حُیَیْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں، جبکہ باقی نو اَزْواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری وصال کے بعد وفات پائی۔ [1]

معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہیں تو اُس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص غور کرے کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہوں گی دس بار، پچیس بار، اَلغرض جتنی بار کا اُسے ظَنِّ غالِب (یعنی غالِب گمان) ہو جائے اتنے سجدے کر لے۔ اگر اُس کا ظَنِّ غالِب (یعنی غالب گمان) ہو کہ 25 بار آیاتِ سجدہ

مدینہ

[1] ...... مواھب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ۱/۴۰۱-۴۰۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

پڑھی ہوں گی تو 25 سجدے کرے۔

نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟

سُوال: نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات کو موڑنا کیسا ہے؟

جواب: بعض اوقات صفحات موڑنے سے کتاب کو نُقصان ہوتا ہے مگر صفحات موڑنے کی ضَرورت بھی پڑ جاتی ہے لہٰذا اپنی ذاتی کتاب ہو تو صفحات موڑنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر کتاب لائبریری یا وَقف کی ہو یا کسی اور سے پڑھنے کے لیے لی ہو تو پھر اس کے صفحات نہیں موڑ سکتے اور نہ ہی اس پر قلم سے نشانات لگا سکتے ہیں بلکہ کسی طرح کا بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

مَردوں کو دِن میں سُرمہ لگانا کیسا؟

سُوال: مَرد کے لیے صبح کے وقت سُرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: مَرد کو زینت کے لیے سُرمہ لگانا مکروہ ہے[1] بہتر ہے کہ نہ لگائے۔ سُرمہ لگانے کا فائدہ رات کو ہوتا ہے کہ بندہ آنکھیں بند کر کے سوتا ہے تو سُرمہ اس کی آنکھوں کے اندر فائدہ پہنچاتا ہے اور زینت کا مسئلہ بھی نہیں ہوتا۔ اگر مَرد نے دِن میں سُرمہ لگایا اور ٹیپ ٹاپ مقصود نہیں تو بھی حَرَج نہیں ہے۔

عورت گھر کی چار دیواری میں اپنے شوہر کے لیے سُرمہ لگائے یا جو بھی اِس طرح کی زینت کرے تو ثواب کی حقدار ہے۔ عورتوں کو شوہر کے لیے زینت

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ... الخ، ۵/۳۵۹ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

کرنی چاہیے، اگر یہ اللہ پاک کی رضا پانے اور شوہر کو خوش کرنے کے لیے زینت کریں گی تو ان کے لیے ثواب ہی ثواب ہے۔ بعض عورتیں گھر میں بدبو کے بھبکے اُڑاتی ہوں گی اور جب باہر نکلتی ہوں گی تو دو دو گھنٹے تک آئینہ کے سامنے خوار ہوتی ہوں گی یہ بالکل غَلَط طریقہ ہے۔ جب عورت خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔[1] اب تو صِرف خوشبو ہی کی بات کہاں، شادیوں وغیرہ میں جانے کے لیے عورتیں نہ جانے کیا کیا میک اپ کر کے باہر نکلتی ہیں۔

سفینے کے ذَریعے سفرِ مدینہ

سُوال: خُوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ
پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ

عاشقانِ رَسول جب کشتی میں سفر کرتے ہیں تو انہیں آپ کا یہ شعر یاد آجاتا ہے کیا آپ نے سفینے کے ذَریعے بھی سفرِ مدینہ کیا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار میں نے سفینے (یعنی بحری جہاز) کے ذَریعے بھی سفرِ مدینہ کیا ہے۔ اِسی سفر میں اللہ پاک کی رَحمت سے یہ کلام لکھنے کی سعادت

مدینہ

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: عورت، عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، ۲/۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶) مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: عورتوں کو خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۳۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

ملی ہے۔ اللہ پاک نے اِس کلام کو قبولیت بخشی اور یہ کافی پڑھا گیا ہے اور اب بھی اللہ پاک کی رَحمت سے موقع بہ موقع پڑھا جاتا ہے۔

امیرِ اہلسنَّت کی بغداد شریف کی حاضری

سُوال: کیا آپ کبھی بغدادِ مُعَلّٰی تشریف لے گئے ہیں؟

جواب:(سُوال کرنے والے نے بغدادِ مُعَلّٰی تشریف لے جانے کا پوچھا حالانکہ بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی بارگاہوں میں تشریف نہیں لے جایا جاتا بلکہ حاضری دی جاتی ہے، اس لیے امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اَدَباً فرمایا:) میں کبھی بغدادِ مُعَلّٰی تشریف نہیں لے گیا بلکہ خواب میں بھی تشریف نہیں لے گیا۔ ہاں جب مُرشِدِ پاک نے کَرم فرمایا ہے تو ان کی بارگاہ میں حاضِری دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو مرتبہ بغداد شریف، کَربلائے مُعَلّٰی اور نجفِ اَشرف حاضری کی سعادت ملی ہے۔ عراق شریف تو مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیارت گاہ ہے۔

تَفاسیر کو بے وُضو چُھونا کیسا؟

سُوال: کیا تفسیرِ جَلالین کو بے وُضو اور بے غسل چُھو سکتے ہیں؟

جواب:(امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ مختصر تفسیر ہے اسے بے وُضو چھونے کی بالکل اِجازت نہیں ہے کیونکہ اسے بے وُضو چھونے میں قرآنی آیات پر ہاتھ لگ جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ہے۔ (اِس پر امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا کہ) خزائنُ العرفان کو بھی بے وُضو نہیں چُھو سکتے

www.dawateislami.net

کہ یہ دیکھنے میں بھی قرآنِ پاک ہی نظر آتا ہے اگرچہ اِس میں تفسیر بھی لکھی ہوئی ہے۔ ہاں تفسیرِ نعیمی یا تفسیر صِراطُ الْجِنان یہ مُفَصَّل تفاسیر ہیں انہیں بھی اگرچہ بے وُضو چھونا اچھا نہیں ہے، مُسْتَحَب ہے کہ انہیں بھی باوُضو چھوا جائے مگر کسی نے انہیں بے وُضو چُھو لیا تو گناہ نہیں ہے۔ البتہ بے وُضو ہونے کی حالت میں انہیں اور کسی بھی دِینی کتاب کو چُھوتے وقت یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ قرآنی آیت یا اس کے تَرجمے پر آگے یا پیچھے کہیں سے ہاتھ نہ لگے۔

کیکڑا کھانا حرام ہے

سُوال: کیا کیکڑا کھانا حلال ہے؟

جواب: حرام ہے۔

جمعہ کی سُنَّتوں میں کیا نیت کریں؟

سُوال: جمعہ کی فرضوں سے پہلے اور فرضوں کے بعد والی سُنَّتوں میں کیا نیت کی جائے؟

جواب: مُطلقاً سُنَّت کی نیت کریں گے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ اگر یہ کہا کہ جمعہ کی سُنَّتِ قَبْلِیَہ پڑھ رہا ہوں یا سُنَّتِ بَعْدِیَہ پڑھ رہا ہوں جب بھی صحیح ہے۔ قَبْلِیَہ کا معنیٰ پہلے والی اور بَعْدِیَہ کا معنیٰ بعد والی سنتیں ہیں۔ قَبْلِیَہ اور بَعْدِیَہ کے اَلفاظ کہنا ضروری نہیں ہیں، صِرف سُنَّت کہہ دیا تو بھی کافی ہے۔

کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟

سُوال: کیا قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمہ کے بغیر پڑھنے سے کوئی ثواب ملتا ہے

www.dawateislami.net

کیونکہ ہمیں پتا ہی نہیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمہ کے بغیر پڑھنے سے بالکل ثواب ملے گا۔ لہٰذا غَلَط پروپگنڈے کر کے مسلمانوں کو قرآنِ کریم سے دُور نہ کیا جائے کہ جب سمجھ نہیں آتی تو پڑھنے کا کیا فائدہ؟ نماز میں بھی سورۂ فاتحہ اور دِیگر جو سورتیں پڑھی جاتی ہیں ان کی بھی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ثنا پڑھتے ہیں تو اس کے بھی معنیٰ معلوم نہیں ہوتے، بِسْمِ اللہ کا ترجمہ پوچھا جائے تو لوگ بغلیں جھانکنا شروع کر دیں گے تو اب کیا نماز پڑھنا اور بِسْمِ اللہ پڑھنا سب چھوڑ دیں گے؟ یقیناً ایسی بات نہیں ہے لہٰذا قرآنِ کریم سمجھ نہ بھی آئے جب بھی پڑھنا چاہیے۔

ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا

قرآنِ پاک کو جاننے کے لیے فقط عربی جاننا کافی نہیں اور ہر عالِم بھی قرآنِ پاک نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے کہ ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں۔ اب جس کی تَفاسیر پر پوری نظر نہیں ہو گی تو وہ قرآنِ کریم سمجھ ہی نہیں سکتا اور نہ ایسے شخص کو از خود قرآنِ کریم میں غور کرنے کی اِجازت ہے۔ جو عِلمِ تفسیر کا ماہر ہو گا وہی قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آج کل جگہ جگہ جو مفسر نکل پڑے ہیں تو ان میں اکثر تفسیر کے اہل نہیں ہوتے۔ تفسیر بیان کرنے کی بہت کڑی شرائط ہیں۔ تفسیر ایک الگ فن ہے اس کے لیے عالِم ہونے کے ساتھ ساتھ اس فن میں مہارت بھی ضروری ہے۔ بعض اوقات ایک ایک آیت کے

www.dawateislami.net

کئی کئی شانِ نُزول ہوتے ہیں لہٰذا آیات کا شانِ نُزول معلوم ہونا چاہیے۔ یوں یہ ایک پیچیدہ عِلم ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے جو یہ عِلم جانتا ہو بے شک وہ قرآنِ کریم کی تفسیر کرے اور جو نہیں جانتا تو وہ فَنِ تفسیر سیکھے کہ یہ اَجر و ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی فَنِ تفسیر نہیں سیکھتا تو وہ گناہ گار بھی نہیں۔

سَیِّد اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

سُوال: کیا سَیِّد اپنی غریب بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والا چاہے سَیِّد ہو یا غیرِ سَیِّد دونوں سَیِّد کو زکاۃ نہیں دے سکتے اور نہ ہی سَیِّد زکوٰۃ لے سکتا ہے۔[1] اگر سَیِّد خود صاحبِ نصاب ہوں تو زکوٰۃ کی باقی شَرائط بھی پائے جانے کی صورت میں سَیِّد صاحب کو زکوٰۃ نکالنی ہو گی۔

"صَدَقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے" ایسا کہنا کیسا؟

سُوال: صَدَقہ دینا اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے، ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) قرآن پاک میں ہے: ﴿وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًاؕ﴾ (پ۲۹، المزمل: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: "اللہ کو اچھا قرض دو۔" اس کی تفسیر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا ہے، یہ قرض کے اندر آتا ہے۔ (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ خود ہی دیتا ہے اور خود ہی اس کی راہ میں خرچ کرنے پر ثواب اور جنّت کے

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۳۱، حصہ: ۵

www.dawateislami.net

وعدے فرماتا ہے۔ ہم کسی کو کچھ دیں گے تو نہ جانے ہمارے ذہن میں کیا کیا ہو گا؟ لیکن اللہ پاک کی شان دیکھو کہ اپنی شانِ کریمی سے خوب نوازتا ہے۔

تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: میں Oil (یعنی تیل) کا کام کرتا ہوں۔ اس کام میں کپڑے میلے اور گندے ہو جاتے ہیں، کیا میں اس حالت میں مسجد جا سکتا ہوں؟ اور میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: Oil (یعنی تیل) ناپاک نہیں ہوتا البتہ اگر اتنا زیادہ تیل لگا ہوا ہے کہ مسجد کی دریاں چکنی ہوں گی، صف میں ساتھ والے آدمی کے کپڑے گندے ہو جائیں گے، یا لوگوں کو گِھن آئے گی جیسا کہ تیل زیادہ عرصہ کپڑوں پر لگے رہنے کے سبب بدبودار ہو جاتا ہے تو ایسی بدبو کی صورت میں مسجد میں داخل ہونے کی اِجازت نہیں ہے[1] لہٰذا نماز کے لیے الگ کپڑے رکھنے ہوں گے۔

تیل کی چیکٹ (یعنی وہ مٹی جو تیل کے باعث سیاہ اور چکنی ہو جائے اس) سے میلے کچیلے کپڑے ناپاک نہیں ہیں۔ اگر ایسے کپڑوں میں اپنے گھر میں نماز پڑھی تو اس میں گناہ نہیں ہے البتہ مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ضَرور ہے۔[2] اگر ان کپڑوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھی تو نماز وہاں بھی ہو جائے گی لیکن دوسروں کو تکلیف ہونے کی صورت میں گناہ ملے گا۔

مدینہ

1 ...... شرح الوقایۃ، ۱/ ۱۹۸ باب المدینہ کراچی

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۳۸ ماخوذاً

www.dawateislami.net

اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟ (ایک اچار بیچنے والے کا سُوال)

جواب: کھٹّی چیز جلدی خراب ہوتی ہے، چونکہ اچار بھی کھٹا ہوتا ہے اس لیے یہ جلدی خراب ہو سکتا ہے۔ دال بھی جلدی خراب ہوتی ہے کہ اس میں ٹماٹر ہوتے ہیں۔ اگر ٹماٹر نہ ہوں تو دیر میں خراب ہو گی۔ کھچڑا بھی جلد ناراض ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں بھی اس طرح کی کھٹّی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ بہر حال اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا وہیں کچھ کیا جائے جو کھانے کے خراب ہونے پر کیا جاتا ہے مثلاً جب بَریانی خراب ہوتی ہے تو عموماً اس میں گوشت خراب نہیں ہوتا لہٰذا گوشت سمیت بریانی پھینکنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہو گی لہٰذا بَریانی سے گوشت چھانٹ کر لیں اور پھر اس کو دھو کر اِستعمال کریں۔ تو یوں ہی اچار میں سے وہ چیزیں چُن لی جائیں جو ابھی خراب نہیں ہوئیں۔

اگر اچار خراب ہو گیا اور کھانے کے قابل نہ رہا تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔ عموماً جانور اچار نہیں کھاتے لیکن اگر کوئی جانور کھالے تو اسے کھلانے میں حرج نہیں البتہ اگر اُسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اب نہیں کھلا سکتے۔

خراب اَچار بیچنا کیسا؟

سُوال: کیا خراب اچار سستے دام یا آدھی قیمت پر بیچ سکتے ہیں؟

جواب: خراب اچار دھوکے سے بیچیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اگر کوئی دُکاندار خراب

اچار خریدتا ہے اور یہ پتا ہے کہ یہ اچار کو مکس کرکے بیچے گا تو اسے دینے سے بھی بچنا ہوگا ورنہ یہ دھوکا دینے میں اُس کی مدد ہوگی۔ اچار خراب ہونے کی ہر ایک کو شناخت نہیں ہوتی، اگر اس کے اوپر پھپھوندی آجائے تو دُکاندار اس پھپھوندی کو اوپر سے ہٹادیتے ہوں گے یا ہٹائے بغیر اچار کو ویسے ہی اوپر نیچے گھما دیتے ہوں گے تو پھپھوندی مکس ہو جاتی ہوگی۔ بازاری اچار صحت کے لیے مفید نہیں ہوتے۔ اگر مفید اچار بنانا ہے تو گاجر کا اچار گھر میں بنا لیا جائے۔ اس میں لوگ کچا لہسن ڈالتے ہیں اس میں کچا لہسن نہ ڈالا جائے کہ منہ میں بدبو ہو جائے گی اور نماز پڑھنا مشکل ہو جائے گا، پھر یہ کہ ایسی بدبودار چیزیں کھائیں گے تو بِسْمِ اللہ پڑھنا بھی منع ہو جائے گا اور یوں اللہ کا نام لینے سے بھی رہ جائیں گے۔

لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ

لیموں کا اچار بھی گھر میں بنایا جا سکتا ہے مگر جس برتن میں بنایا جائے اس میں پانی کی نمی نہ ہو اور نہ ہی گیلے ہاتھ لگنے چاہئیں، اگر ہاتھ دھوئے تھے تو پہلے انہیں خشک کر لیجیے پھر اس کے بعد لیموں کے چار ٹکڑے الگ الگ کر دیں کیونکہ لیموں کا جو پورا پورا گلدستہ ہوتا ہے اسے کھانے والے کے لیے بڑی آزمائش ہوتی ہے اور اگر اس کو توڑیں گے تو غذا والے ہاتھ لگیں گے تو پھر بچے ہوئے کو جب واپس ڈالیں گے تو اس پر پھپھوندی آسکتی ہے۔ لیموں کے چار ٹکڑے الگ کر لیں اور اگر بڑا لیموں ہو تو اس کے آٹھ ٹکڑے کر لیں، اب

www.dawateislami.net

اسے برتن میں ڈال دیجیے، اب ان ٹکڑوں پر نمک اور ہلدی ڈال کر اس برتن کو بند کر کے رکھ دیجیے، اس میں ہری مرچیں چیر لگا کر اور اَدرک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال سکتے ہیں تو اس طرح کچھ عرصے میں یہ بہترین اچار بن جائے گا اور میں اُمید کرتا ہوں یہ صحت کے لیے مفید بھی ہو گا کیونکہ اس میں کوئی کیمیکل نہیں ہے۔ سرکہ اگرچہ بہت اچھی چیز ہے مگر وہ سرکہ لائیں کہاں سے جو اچھی چیز ہے؟ یہاں تو کیمیکل والے سرکے ہوتے ہیں جنہیں کھائیں تو نزلہ، کھانسی اور گلے کے مسائل اور نہ جانے کیا کیا ہو جاتا ہے! اب ملاوٹ کا دور ہے خالص سرکہ بہت مشکل سے ہی ملتا ہو گا، اگر ملتا بھی ہو گا تو بہت مہنگا ہوتا ہو گا تو اُسے لے کون؟ بہرحال اگر اچار کھانا ہے تو بیان کردہ طریقے کے مطابق بنا کر کھائیں گے تو شاید نُقصان کے بجائے آپ کو فائدہ کرے گا۔ بعض اوقات لیموں زیادہ کھانے سے نُقصان بھی ہوتا ہے، چونکہ لیموں کے اچار میں نمک بھرپور ڈالنا ہوتا ہے تو جسے بلڈ پریشر رہتا ہے اُس کے لیے یہ نُقصان دہ ہے لہٰذا اِس طرح کے نُقصانات بھی دیکھ لیے جائیں۔

تسبیح سیدھے ہاتھ سے پڑھنی چاہیے

سُوال: تسبیح کس ہاتھ سے پڑھنی چاہیے؟

جواب: جو بھی قابلِ اِحترام کام ہوتے ہیں وہ سیدھی طرف سے ہونے چاہئیں تو یہ تسبیح بھی سیدھے ہاتھ سے پڑھیں، البتہ اگر اُلٹے ہاتھ سے پڑھیں گے تب بھی گناہ

www.dawateislami.net

نہیں ہے۔

جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضَروری نہیں

سُوال: سڑک پر جنازہ جارہا ہو تو کیا جب تک جنازہ چلا نہ جائے وہاں رُکنا ضَروری ہے؟

جواب: رُکنا ضَروری نہیں ہے، البتہ عبرت حاصِل کرنے کے لیے کھڑے ہو کر دیکھے اور اگر وقت ہو تو مسلمان کے جنازے میں شریک ہو جائے اور ثواب پائے بلکہ ہو سکے تو قبرستان تک جائے۔

مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا گناہ ہے؟

جواب: ایسا نہ کہیں پڑھا ہے اور نہ ہی عُلما سے سُنا ہے۔

حکمتِ عملی سے نماز کی دَعوت دیجیے

سُوال: نماز کی دعوت دیتا ہوں تو لوگ بہت سخت اَلفاظ بول دیتے ہیں جس کے سبب دِل ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا اَب میں دعوت دوں یا نہیں؟

جواب: اب نماز کی دعوت زیادہ دیں۔

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دِل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دِل ہی خاص ان کی کمائی ہے (حدائقِ بخشش)

نماز کی دعوت دینے والے کو تو اُلٹا سیدھا جواب شاید ہی کسی نے کبھی دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سمجھانے کا انداز ہی ایسا ہو جس سے کسی کو غصہ آگیا ہو ورنہ مسلمان

www.dawateislami.net

نماز سے چڑے یہ ممکن نہیں ہے۔ حکمتِ عملی، نرمی اور پیار سے نماز کی دعوت دیتے رہیں اور دعوت دیتے ہوئے یہ نہ پوچھیں کہ نماز پڑھتے ہو یا نہیں؟ کیونکہ یہ پوچھنا اس کے خفیہ گناہ کو ٹٹولنا ہے اور اس صورت میں جس سے پوچھا جائے گا وہ یہ بول دے گا میں نماز نہیں پڑھتا، یوں یہ بے چارہ پہلے نماز نہ پڑھنے کے گناہ میں مبتلا تھا اور اب اس گناہ کا اِظہار کرنے کے گناہ میں بھی پھنس جائے گا۔ یاد رہے! بِلا ضَرورت و مصلحت گناہ کو ظاہر کرنا بے باکی اور گناہ ہے۔[1]

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	مسلمان کا جوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب	8
کھانے کے دَوران گفتگو کا موضوع	1	جُوٹھا کھانے پینے میں تکبر اور غُربت کا عِلاج	9
کھانے کو عیب نہ لگائیے	3	پہلے کِس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟	10
اناج ضائع ہونے سے بچائیے	3	نُمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے	10
کھانا پھینک دینے کا قانون	4	دِینی شخصیات کا اِخلاص	12
دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے	5	بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ	13
کھانا ضائع کرنے پر حِساب نہیں عذاب ہے	5	قبرستان سے خوشبو آئی	14
مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے	6	تُلمبہ میں جامعۃُ المدینہ کا اِفتتاح	15
جوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حکایت	7	ہر جامعۃ المدینہ خود کفیل ہونا چاہیے	15

مدینہ

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/۶۹

www.dawateislami.net

نابالغ بچے مَدَنی عطیات میں اپنا حصّہ نہیں ملا سکتے	16	سفینے کے ذَریعے سفرِ مدینہ	31
ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے	17	امیرِ اہلسنّت کی بغداد شریف کی حاضری	32
راہِ خُدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا	18	تفاسیر کو بے وُضو چُھونا کیسا؟	32
نیک کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں	19	کیکڑا کھانا حرام ہے	33
لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صبری ہے	20	جمعہ کی سُنَّتوں میں کیا نیت کریں؟	33
بہو میکے میں کسی قسم کی شِکایت نہ کرے	21	کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟	33
ساس بہو کے جھگڑے کا حَل	22	ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا	34
مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجب ہے	23	سَیِّد اپنی بہن کو زکوۃ دے سکتا ہے؟	35
دِینی مَسائل توجہ سے سُنیے	24	”صَدَقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے“ ایسا کہنا کیسا؟	35
صدقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اِعلانیہ؟	25	تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟	36
نفلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے	26	اچار خراب ہوجائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟	37
فرض عبادات اِعلانیہ ادا کیجیے	26	خراب اَچار بیچنا کیسا؟	37
اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کن کو کہا جاتا ہے؟	27	لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ	38
اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن کی تعداد اور اَسمائے مُبارکہ	28	تسبیح سیدھے ہاتھ سے پڑھنی چاہیے	39
معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟	29	جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضَروری نہیں	40
نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟	30	مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟	40
مَردوں کو دِن میں سُرمہ لگانا کیسا؟	30	حکمتِ عملی سے نماز کی دَعوت دیجیے	40

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net